کتاب نما

"المرتضیٰ"، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی۔ ناشر: مکتبہ سید احمد شہید، ۱۰۔ کریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔
صفحات: ۴۸۰۔ قیمت: درج نہیں۔

دور حاضر کے معروف عالم دین اور اردو اور عربی زبان کے بلند پایہ ادیب مولانا ابوالحسن علی ندوی نے یہ کتاب لکھ کر ایک اہم خدمت انجام دی ہے۔ اصل کتاب عربی میں ہے۔ یہ اس کا اردو ترجمہ ہے۔ بعض مقامات پر زبان ذرا سی مشکل ہو گئی ہے اور بعض تراکیب بھی نامانوس لگتی ہیں۔ ترجمہ بحیثیت مجموعی بڑا رواں ہے۔ بہ ظاہر یہ حضرت علیؓ کی سیرت ہے لیکن اس میں باقی تین خلفائے راشدین کا تذکرہ بھی تفصیل سے آگیا ہے اور یہ ایک حد تک ناگزیر بھی تھا جس سے اس کتاب کی افادیت میں اضافہ ہوا ہے۔ حضرت علیؓ کی اولاد، بالخصوص حسنین رضی اللہ عنہما اور واقعہ کربلا کی تفصیلات بھی موجود ہیں۔ اس سے آگے بڑھ کر حضرت علیؓ کی اولاد میں سے جن نمایاں حضرات نے اموی اور عباسی دور حکومت میں تجدید و احیائے دین کی جو کوششیں کیں، مصنف نے ان کو بھی بیان کر دیا ہے حتیٰ کہ برعظیم پاک و ہند کے معروف سادات، صوفیا اور مصلحین کا تعارف اور ان کے کام کی جانب اشارات بھی اس کتاب میں مل جاتے ہیں، اگرچہ یہ غیر مکمل بلکہ ناقص ہیں۔ ان شخصیات میں بعض اہم ناموں کا تذکرہ نہیں ہوا حتیٰ کہ عالم اسلام کی سب سے بڑی اسلامی تحریک جماعت اسلامی کے بانی سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کا نام بھی غائب ہے۔

حضرت علیؓ کا زمانہ خلافت ایک پر آشوب زمانہ تھا۔ پے در پے حوادث کے نتیجے میں اتحاد امت پارہ پارہ ہو گیا، حد یہ کہ آپؓ کے بعد خلافت راشدہ بھی قائم نہ رہ سکی۔ اس لیے سیرت علیؓ کے موضوع پر لکھنے والوں کو مشکل مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ یہ بڑا اہم سوال ہے کہ خلافت راشدہ، بادشاہت میں کیوں تبدیل ہوئی؟ اس سوال کا جواب دیانت داری اور جرات مندی سے دے کر ہی تاریخ کا قرض چکایا جا سکتا ہے۔ حضرت علیؓ کا ہر سیرت نگار اپنے اپنے انداز میں اس سوال کا سامنا کرتا ہے، زیر نظر کتاب کے محترم مصنف نے بھی اس کی کوشش کی ہے اور وہ اپنی کوشش میں کافی حد تک کامیاب بھی ہوئے جس کے لیے وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

تاہم یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ زمانہ خلافت، حضرت علیؓ کی زندگی کا ایک مختصر سا حصہ ہے۔ حکمران